سوال ۱: کیا فرماتے ہیں علمائے اکرام درج ذیل مسئلہ کے بارے میں
کیا نوری مخلوق کا سایہ ہوتا ہے یا نہیں؟ اور کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم
کا سایہ مبارک تھا یا نہیں؟ اور کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ نہ ہونے
سے یہ بات لازم آتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی نور تھے جبکہ "کفایۃ المفتی"
جلد ۱ ص۱۰۶ اور ص۱۰۱ پر سوال کے جواب میں مفتی کفایت اللہ
صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس بات کی طرف گئے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
کا سایہ مبارک موجود تھا اور مولانا ظفر احمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
نے "امداد الاحکام" جلد ۱ ص۲۴۰ پر سایہ کے ماننے اور نہ ماننے
دونوں کی گنجائش دی ہے اور "شمائل کبریٰ" جلد ۲ ص۹۱-۹۰ پر
کئی احادیث "خصائص کبریٰ" جلد ۱ ص۱۰۶۸ اور "سبل الھدیٰ"
جلد ۲ ص۹۰ کے حوالے سے ایسی نقل کی ہیں جس سے سایہ کے نہ ہونے
کا ثبوت معلوم ہوتا ہے اور "مسند احمد" جلد ۵ ص۲۳۱ اور
"حاوی الارواح الی بلاد الافراح" جلد ۱ ص۴۲ کے حوالہ سے ایسی احادیث
نقل کی ہیں جن سے سایہ کا ثبوت معلوم ہوتا ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ
اطمینان سوز جواب دے کر تشفی فرمائیں۔

المستفتی
مسعود محمود

سوال ۲: کیا حرام کی ہیئت بدل جانے کی صورت میں اسکا استعمال جائز
ہے جیسے فقہ المیسر میں عبارت لکھی ہے۔

اذ تغیرت عین النجاسۃ بان صارت ملحا صارت طاھرۃ
کذا تکون طاھرۃ اذا احترقت النجاسۃ بالنار (کتاب الطھارۃ)۔

اب سوال یہ ہے کہ چاکلیٹ جو کہ غیر ممالک میں تیار ہوتی ہیں اور اسمیں
خنزیر کی چربی یا دوسری حرام چیزیں شامل کی جاتی ہیں اور اسکو پکایا بھی
جاتا ہے اور اسکی ہیئت بھی بدل جاتی ہے تو اس صورت میں یہ چاکلیٹ
کھانے میں کوئی حرج نہیں ہونا چاہیے اطمینان سوز جواب دیکر تشفی فرمائیں۔

المستفتی
مسعود محمود
پتہ: مکان نمبر 8 بلاک D سیکٹر E-5 نیو کراچی
(جواب ورق کی پشت پر ملاحظہ فرمائیں)

الجواب حامداً ومصلیاً

۱۔ اگر صحیح روایت سے ثابت ہو جائے کہ بطورِ معجزہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ زمین پر نہ پڑتا تھا تو کوئی مسلمان اس کے ماننے میں دیر نہیں کرے گا لیکن کوئی صحیح روایت اس باب میں موجود نہیں اور حدیث کی کتبِ متداولہ میں ایسی کوئی روایت موجود نہیں تاہم خصائص کبریٰ میں شیخ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے اس مضمون کی ایک روایت ذکر کی ہے جو چند اعتبار سے معتبر نہیں:

۱۔ اس لیے کہ دھوپ اور چاندنی میں چلنے پھرنے اور اُٹھنے بیٹھنے کے واقعات جو سفر و حضر میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے سامنے تمام عمر میں آئے ظاہر ہے وہ لاتعداد ہیں اور پھر دیکھنے والا ایک صحابی نہیں بلکہ ہزاروں صحابی تھے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی عادت یہ تھی کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذرا سی بات اور نقل و حرکت کے بیان کرنے میں انتہائی اہتمام فرماتے تھے ان سب امور کا تقاضا یقینی طور پر یہ ہے کہ اگر واقعۃً یہ بات ثابت ہوتی تو اس کو روایت کرنے والے صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ایک بہت بڑی جماعت ہوتی لیکن احادیث کے ذخیرہ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس بارے میں ایک حدیث مروی ہے جو سنداً بالکل ضعیف ہے۔

۲۔ اس حدیث کا پہلا راوی عبد الرحمٰن بن قیس بالکل ضعیف اور مجروح ہے۔ (ماخذہ امداد المفتین ۲۵۸)

فی خصائص کبریٰ: ۱/ ۱۲۲

اخرج الحکیم الترمذی من طریق عبد الرحمن بن قیس الزعفرانی عن عبد الملک بن عبد اللہ بن الولید عن ذکوان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یری لہ ظل فی شمس ولا قمر۔

وفی حاشیتہ "کذبہ (ای عبد الرحمن بن قیس) ابن مہدی وابو زرعۃ وقال البخاری ذہب حدیثہ وقال احمد لم یکن بشئ"

وفی تہذیب التہذیب: ۳/ ۲۹۱

کان ابن مہدی یکذبہ وقال احمد لم یکن بشئ حدیثہ ضعیف وقال النسائی متروک الحدیث۔

کذا فی میزان الاعتدال: ۲/ ۵۸۳

فی امداد الفتاوی: ۵/ ۲۰۵

سایہ نہ ہونے کی ایک روایت صریح کبھی نہیں گزری صرف بعض نے واجعلنی نوراً سے استدلال کیا ہے کہ نور کا سایہ نہیں ہوتا

(جاری ہے)

Scanned by CamScanner

کیونکہ سایہ ظلمت کا ہوتا ہے مگر ضعف اس کا ظاہر ہے اھ
(کذا فی خیر الفتاوی: ۱/۳۲۳ کذا فی فتاوی محمودیہ: ۱/۱۰۹)

۲_____ صورتِ مسئولہ میں اگر غیر ملکی چاکلیٹ میں سور کی چربی کیمیائی یا کسی اور عمل سے حقیقت اور ماہیت بدل جانے کے بعد شامل کی جاتی ہے تو اس کا کھانا جائز ہے اور اگر سور کی چربی بغیر ماہیت تبدیل کئے چاکلیٹ میں استعمال کی جاتی ہے تو اس صورت میں چاکلیٹ کھانا جائز نہیں بشرطیکہ اس بات کا یقین یا ظنِ غالب ہو کہ اس میں سور کی چربی ملائی گئی ہے۔

واضح رہے کسی حرام چیز کو دوسری چیز میں ملانے سے محض اس کی ھیئت اور شکل بدل جانے سے وہ چیز پاک نہیں ہوتی جبتک اس کی ماہیت اور حقیقت نہ بدل جائے۔

فی الدر المختار: ۱/۳۲۶

ولا یکون نجسا رماد قذر .... ولا ملح کان حمارا او خنزیرا ولا قذر وقع فی بئر فصار حمأة لانقلاب العین به یفتی.

فی الشامیة: ۱/۳۲۶

(قوله لانقلاب العین) علة للکل وهذا قول محمد وذکر معه فی الذخیرة والمحیط ابا حنیفة حلیة: قال فی الفتح: وکثیر من المشائخ اختاروه وهو المختار لان الشرع رتب وصف النجاسة علی تلک الحقیقة وتنتفی الحقیقة بانتفاء بعض اجزاء مفهومها فکیف بالکل فان الملح غیر العظم واللحم فاذا صارا ملحا ترتب حکم الملح: ونظیره فی الشرع النطفة نجسة وتصیر علقة وهی نجسة وتصیر مضغة فتطهر والعصیر طاهر فیصیر خمرا فینجس ویصیر خلا فیطهر فعرفنا ان استحالة العین تستتبع زوال الوصف المرتب علیها اھ

فی تبیین الحقائق: ۱/۲۰۷

والاعیان النجاسة تطهر بالاستحالة عندنا وذلک مثل المیتة اذا وقعت فی الملحة فاستحالت حتی صارت ملحا والعذرة اذا صارت ترابا او احرقت بالنار وصارت رمادا فهی نظیر الخمر اذا تخللت او جلد المیتة اذا دبغت فانه یحکم بطهارتها للاستحالة

(بقیہ ورق کی پشت پر ملاحظہ فرمائیں)

Scanned by CamScanner

كذا فى الطحطاوى على المراقى : ۲۳۲/۱، والله اعلم بالصواب

فهيم اشرف غفر الله له
دار الافتاء جامعه دار العلوم كراچی
۸ / ۶ / ۲۵ھ

الجواب صحيح
[illegible]
دار الافتاء دار العلوم كراچی
۸-۶-۱۴۲۵ھ

الجواب صحيح
محمد عبد المنان [illegible]
۲/۶/ ۱۴۲۵

نائب مفتی
معين دار الافتاء

دار الافتاء
فتوى نمبر ۵۳/۸۲۰
مورخه ۸/۶/۲۵